بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَعَلٰى عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

بَلۡ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۢ بَلِ افۡتَرٰٮهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ ۖۚ فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ (الانبیاء۔٦)

اِسکے برخلاف اُنھوں نے کہا کہ یہ (قرآن) پراگندہ خواب ہیں بلکہ اس نے یہ (باتیں اپنے پاس سے) گھڑلی ہیں بلکہ دراصل یہ ایک شاعر ہے۔

پس چاہیے کہ یہ ہمارے پاس کوئی نشان لائے جس طرح پہلوں کو (نشانوں کیساتھ) بھیجا گیا تھا۔

مدعی کی وحی اُسکے دعویٰ کیلئے حجت اور ثبوت نہیں ہوا کرتی؟؟؟

محترمی سعید ناصر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ آپکی ای میل کے جواب میں خاکسار نے اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے حوالہ سے آپکی آگاہی کیلئے آپ کو ایک معقول جواب لکھا تھا۔ آپکی جوابی ای میل سے پتہ ملتا ہے کہ خاکسار کے دعویٰ کے متعلق آپ سب کچھ جانتے ہیں اور آپکی موجودہ ای میلز کے مقاصد خاکسار کے دعویٰ کو جاننا نہیں بلکہ آپکے مقاصد کچھ اور ہیں۔ مجھے آپکے مقاصد سے بھی آگاہی ہوگئی ہے۔ آپ خاکسار کو جواباً لکھتے ہیں:۔

Assalamo Alekum WW,

Mukarram Abdul Ghaffar Janbah sahib before I go through the books I wanted to know the gist of ur claim n revelations supporting there of breifly to go ahead for study of ur books. Would u kindly

Thanking u, with regards, Saeed Nasir.

عزیزم سعید ناصر صاحب:۔ آپکی خدمت میں چند گذارشات پیش کرتا ہوں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(1) جہاں تک وحی والہام کی حقیقت کا تعلق ہے تو یہ مخالفین کیلئے کبھی حجت نہیں ہوا کرتی۔ سورۃ الانبیاء کی آیت ٦ میں جس طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم ایسی عظیم الشان وحی کے متعلق فرماتا ہے کہ ابوجہل ایسے مخالفین مکہ قرآن کریم کو پریشان خواب سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ اِس (محمد ﷺ) نے یہ سب کچھ خود بنایا ہوا ہے۔ بلکہ وہ مخالفین آنحضرت ﷺ سے پہلے مرسلوں کی طرح نشان دکھانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ منکرین کے مزعومہ اور مطلوبہ دلائل اور براہین کے بالمقابل قرآن کریم ایسی عظیم الشان وحی (جو کہ بذات خود دلائل و براہین کا مجموعہ ہے) بھی اُن کیلئے کوئی حجت نہیں تھی۔

(2) ہم احمدی یقین رکھتے ہیں کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر بڑی کثرت کیساتھ الہامی کلام نازل ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ قبرستان کا شائع کردہ تذکرہ اس الہامی کلام کا بیّن ثبوت ہے۔ اور آپ یہ بھی بڑی اچھی طرح جانتے ہیں کہ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے عقیدہ کے بطلان کیلئے اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا صاحبؑ پر یہ انکشاف فرمادیا تھا کہ موسوی زکی غلام یا مسیح عیسیٰ ابن مریم دنیا میں طبعی زندگی

گزار کر وفات پا چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والا موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کوئی اُمتی فرد ہوگا جو کہ موسوی زکی غلام (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کے رنگ میں رنگین ہوکر دنیا میں نازل ہوگا۔اور دین اسلام کے غلبہ کے مشن کی تکمیل کرے گا۔جیسا کہ بانئے جماعت احمدیہ حضرت مرزا صاحبؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔وَ کَانَ وَعْدُاللہِ مَفْعُوْ لاً۔اَنْتَ مَعِیَ وَ اَنْتَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔اَنْتَ مُصِیْبٌ وَّ مُعِیْنٌ لِّلْحَقِ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲ بحوالہ ازالہ اوہام) عربی عبارت کا ترجمہ:۔اور اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ مزید اپنے رسالے فتح اسلام میں فرماتے ہیں:۔۔''اور مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے کھول دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسیٰ سے چودہ (۱۴۰۰) سو برس بعد پیدا ہوا۔اس زمانہ میں کہ جبکہ یہودیوں کی ایمانی حالت نہایت کمزور ہوگئی تھی اور وہ بوجہ کمزوری ایمان کے اُن تمام خرابیوں میں پھنس گئے تھے جو درحقیقت بے ایمانی کی شاخیں ہیں۔پس جب کہ اِس اُمت کو بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عہد پر چودہ سو برس کے قریب مدت گزری تو وہی آفات ان میں بھی بکثرت پیدا ہوگئیں جو یہودیوں میں پیدا ہوئی تھیں تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو اُن کے حق میں کی گئی تھی۔پس خدا تعالیٰ نے اِن کے لیے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینے والا مثیلِ مسیح اپنی قدرت کاملہ سے بھیج دیا۔مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰ حاشیہ)

بعدازاں آپؑ نے ازالہ اوہام میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے وفات مسیح ثابت کر کے نہایت قوی دلائل سے اپنا مثیل مسیح ابن مریم ہونا ثابت کر دیا۔وہ لوگ جو حضرت مسیح ابن مریم ناصریؑ کو آسمان پر چڑھا کر بیٹھے تھے اور آخری زمانہ میں آسمان سے بمعہ جسم عنصری اُسی کے نزول کے منتظر تھے اُنکے ہاتھ میں اپنے حیات مسیح ابن مریم کے عقیدہ کی حقانیت کیلئے کوئی دلیل نہیں تھی۔حضرت مرزا صاحبؑ نے قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات کے ذریعہ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے باطل عقیدہ کی جڑی کاٹ کر رکھ دی تھیں۔جیسا کہ آپؑ اِسی حوالہ سے ازالہ اوہام میں اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم ۔ داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اُسکو فرقاں سربسر ۔ اُس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اَموات سے ۔ ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے

عزیزم سعید ناصر صاحب:۔آپ کو واضح رہے کہ قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات جن کے ذریعہ حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کے حیات مسیح ابن مریم کے باطل عقیدہ کی جڑیں کاٹی تھیں اور اپنے دعویٰ مسیح موعود کیلئے راہ ہموار کی تھی۔یہ قرآن کریم کی تیس آیات حضرت مرزا صاحبؑ کی وحی نہیں تھی (یہ آیات حضرت مرزا صاحبؑ پر نازل نہیں ہوئی تھیں) بلکہ یہ تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی ہے اور یہ آیات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تھیں جن کے ذریعہ حضرت مرزا صاحبؑ نے حیاتِ مسیح کے باطل عقیدے کی جڑیں کاٹی تھیں۔

عزیزم:۔ اگر حضرت مرزا صاحبؑ پر وفاتِ مسیح عیسیٰ ابن مریم کی وفات کا انکشاف نہ ہوتا یا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کیلئے آپکے ہاتھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شدہ تیس (۳۰) قرآنی آیات نہ ہوتیں اور آپکے پاس وہ سارا الہامی کلام (جو اس وقت تذکرہ کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے) ہوتا اور حضورؑ وفاتِ مسیح ابن مریم اور اپنے دعویٰ مسیح موعود کے اثبات کیلئے صرف اور صرف اپنا الہامی کلام علمائے اسلام کے آگے پیش کرتے تو کیا علمائے اسلام اور عامۃ المسلمین حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ مسیح موعود کو قبول کر لیتے؟؟

میں آپ سے جواباً گذارش کرتا ہوں کہ اگر وفاتِ مسیح ابن مریم اور اپنے دعویٰ مسیح وموعود کے اثبات کیلئے حضرت مرزا صاحبؑ کے ہاتھ میں تیس (۳۰) قرآنی آیات نہ ہوتیں اور اپنا ہی الہامی کلام ہوتا تو اُن چند اصحاب کے سوا (جن کو حضورؑ کی نیکی اور پاکیزگی کے حوالہ سے آپؑ پر حسن ظن تھا) کوئی ایک مسلمان بھی آپکے دعویٰ کو ماننا تو درکنار آپکے دعویٰ کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کرتا۔ یہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والے الہامی کلام یعنی قرآن کریم کی ۳۰ آیات کا کمال تھا جو حیاتِ مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بطلان اور آپکے دعویٰ مسیح موعود کے اثبات کی وجہ بنی تھیں۔

عزیزم محترم:۔ اگر میں یہ کہوں کہ حضرت بانئے جماعت علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود کی سچائی کے سلسلہ میں آپکا الہامی کلام مخالفین کیلئے کوئی معنی اور اہمیت نہیں رکھتا تھا کیونکہ مدعی کی اپنی وحی اور الہامی کلام مخالفین کیلئے کوئی حجت نہیں ہوا کرتا تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ جیسا کہ خاکسار شروع میں سورۃ الانبیاء کی آیت ٦ کا حوالہ دے چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین (جن میں سرِ فہرست ابوجہل تھا) کیلئے قرآن کریم کی عظیم الشان وحی کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ وہ اِسے نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پریشان خواب خیال کرتے تھے۔ اور وہ آپ سے پہلے نبیوں کی طرح نشانوں کا مطالبہ کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ کی اپنی وحی اور الہامی کلام آپکے دعویٰ مسیح موعود کے حق میں آپکے مخالفین کیلئے کوئی دلیل اور حجت نہیں تھا۔ مثلاً آپ تذکرۃ المہدی سے مباحثہ لدھیانہ کا احوال پڑھیں۔ جناب میر عباس علی صاحب جنہوں نے حضرت مولوی نورالدینؓ کے بعد دوسرے نمبر پر آپکی بیعت کی تھی۔ اُنہوں نے اس مباحثہ کے وقت (اگرچہ حضورؑ کا الہامی کلام عباس علی کے آگے موجود تھا) حضورؑ کے دعویٰ کے سلسلہ میں کیا کہا تھا؟؟ پیر سراج الحق صاحب اس حوالہ سے لکھتے ہیں:۔

''عباس علی کہنے لگے کہ سچ تو یہ ہے کہ اور مولویوں کے پاس تو حیاتِ مسیح کی کوئی دلیل نہیں اور حضرت مرزا صاحب کے پاس اپنے دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔'' (تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۵۸)

عزیزم سعید ناصر صاحب:۔ اب آپ کو علم ہو گیا ہوگا کہ وفاتِ مسیح ابن مریم اور حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کے اثبات کیلئے آپؑ کی وحی اور الہامی کلام کافی نہیں تھا۔ وہ الہامی کلام (۳۰ آیات) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اُسی نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات کا فیصلہ کیا تھا اور اُسی الہامی کلام نے حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ مسیح موعود کی صداقت کیلئے راہ ہموار کی تھی۔ اِسی طرح

حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ مہدی مسعود کیلئے بھی آپکا الہامی کلام کوئی حجت نہیں تھا بلکہ آپکے دعویٰ مہدی مسعود کی صداقت کیلئے آنحضرت ﷺ کی کسوف وخسوف کی پیشگوئی حجت بنی تھی۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے امام مہدی کی سچائی کیلئے فرمایا تھا کہ۔۔

”عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ قَالَ:اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ۔“(سنن دارقطنی کتاب العیدین) حضرت امام محمد باقر(حضرت امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؓ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دونشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کیلئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔چاند کو اِسکے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی ۱۳ رمضان) کو گرہن ہوگا اور سورج کو اِسکے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی ۲۸ رمضان) کو گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا،اِن دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

چاند گرہن قمری ماہ کی تیرھویں،چودھویں اور پندرھویں شب کو عموماً رونما ہوتا ہے اور سورج گرہن قمری ماہ کی ستائیسویں،اُٹھائیسویں اور اُنتیسویں کو ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ کی مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق رمضان میں قمری ماہ کی تیرھویں رات کو چاند گرہن لگنا تھا اور اِسی قمری ماہ کی اُٹھائیسویں کے دن سورج گرہن ہونا تھا۔یہ نشان امام مہدی کی آمد کے بعد ظاہر ہونا تھا نہ کہ پہلے۔ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق (۲۱/مارچ ۱۸۹۴ء) یعنی ۱۳۱۱ہجری تیرھویں رمضان جمعرات کی شب چاند گرہن ہوا اور (۶/اپریل ۱۸۹۴) اِسی ماہ رمضان میں اُٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوا۔یہ واقعہ ۱۸۹۵ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی دہرایا گیا۔

عزیزم:۔حضرت بانئے جماعتؑ پر جو الہامی کلام نازل ہوا کرتا تھا اُسے دیکھ کر کسی مولوی نے نہیں کہا تھا کہ اب حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامی کلام سے لوگ گمراہ ہونگے بلکہ جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق کسوف وخسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوا تو پھر گجرات کا ایک متعصب مولوی اپنے مکان کی چھت پر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ”ہن لوگ گمراہ ہون گے“(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۵۶) کہ اب لوگ گمراہ ہونگے۔۔۔حالانکہ اس نشان سے لوگ گمراہ نہیں ہوئے تھے بلکہ انہوں نے ہدایت پائی تھی۔

عزیزم:۔اگر کسی مدعی کے وحی والہام کی اُسکے دعویٰ کے سلسلہ میں اتنی اہمیت ہوتی تو مولوی حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامی کلام کو دیکھ کر کہتے کہ”ہن لوگ گمراہ ہون گے“لیکن اُنہوں نے آپکے الہامی کلام کے حوالہ سے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کسوف وخسوف کے حوالہ سے یہ بات کہی تھی۔اس سے کیا یہ قطعی طور پر ثابت نہیں ہوتا کہ مدعی کے دعویٰ کے سلسلہ میں اُسکی وحی والہام کی اہمیت نہیں ہوتی بلکہ اس سلسلہ میں قطعی براہین ونشانات کا دخل ہوتا ہے۔

عزیزم سعید ناصر صاحب:۔(۱) اُمید ہے آپ کو سمجھ آگئی ہوگی کہ کسی مدعی کے دعوے کی سچائی کیلئے اُس پر نازل ہونیوالا الہامی کلام لوگوں کیلئے ثبوت یا حجت نہیں ہوا کرتا بلکہ براہین ودلائل حجت اور ثبوت ہوا کرتے ہیں۔

(۲) حضرت مرزا صاحبؑ کے دعاوی مسیح موعود اور مہدی مسعود کی صداقت کیلئے آپکا الہامی کلام حجت اور ثبوت نہیں تھا بلکہ آپکے اِن دعاوی

کی حجت اور ثبوت قرآن کریم کی تیس (۳۰) آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کسوف وخسوف حجت اور ثبوت بنی تھیں۔

(۳) اسی طرح خاکسار کا الہامی کلام تھوڑا یا زیادہ (اس سے بحث ہی نہیں ہے) وہ مخالفین کیلئے میرے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) ہونے کیلئے قطعاً کوئی حجت نہیں ہے بلکہ خاکسار کے دعویٰ کی سچائی کیلئے زکی غلام کے سلسلہ میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر نازل ہونیوالی وہ تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں حجت اور ثبوت ہیں۔ کیونکہ جس طرح ۳۰ قرآنی آیات نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کو وفات یافتہ ثابت کر کے اُمت محمدیہ کے حیات مسیح ابن مریم کے جھوٹے عقیدہ کی نہ صرف قلعی کھول دی بلکہ آپکے دعویٰ مسیح موعود کی صداقت کیلئے راہ بھی ہموار کی تھی۔ بعینہٖ زکی غلام کے حوالہ سے تیرہ (۱۳) الہامی بشارتوں نے نہ صرف مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود اور اِنکے یوم مصلح موعود منانے کی قلعی کھول دی ہے بلکہ خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کی صداقت کیلئے راہ بھی ہموار کر دی ہے۔

(۴) جس طرح حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ مسیح موعود کو آپکے الہامی کلام نے سچا ثابت نہیں کیا تھا بلکہ ۳۰ قرآنی آیات نے آپکے دعویٰ مسیح موعود کی سچائی کیلئے راہ ہموار کی تھی۔ بعینہٖ خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کی صداقت کیلئے خاکسار کا الہامی کلام حجت نہیں بلکہ زکی غلام کے حوالہ سے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر نازل ہونے والی ۱۳ الہامی بشارتیں نہ صرف حجت ہیں بلکہ اِنہی الہامی بشارتوں نے خاکسار کے دعویٰ کی سچائی کیلئے راہ ہموار کی ہے۔

(۵) عزیزم سعید ناصر صاحب:۔ کسی مرسل یا امام الزماں کو اتنی ضرورت الہامی کلام کی نہیں ہوا کرتی جتنی اُسے علمی براہین کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ پر افسوس ہے کہ آپ خاکسار کے علمی دلائل اور براہین کی طرف توجہ دینے کی بجائے خاکسار کے الہامی کلام (جو کہ خاکسار کے دعویٰ کیلئے قطعاً حجت نہیں ہے) کے پیچھے بھاگتے پھر رہے ہیں۔ اسی ضمن میں بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمدؑ فرماتے ہیں:۔

''سو امام الزماں کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنیوالے ہوتے ہیں۔ طبابت کی رُو سے بھی، ہیئت کی رُو سے بھی طبعی کی رُو سے بھی، جغرافیہ کی رُو سے بھی اور کتبِ مسلمہ اسلام کے رُو سے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور امام الزمان حامی بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور اس باغ کا خداتعالیٰ کی طرف باغبان ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اُس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا منہ بند کر دے۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی اُس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراضات دور کرے بلکہ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کر دے۔'' (ضرورت الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۰)

عزیزم سعید ناصر صاحب:۔ کسی مدعی کا اپنا الہامی کلام اُسکے دعویٰ کیلئے کوئی حجت نہیں ہوا کرتا کیونکہ وہ مخالفین کیلئے اُسکی سچائی کا معیار نہیں ہوا کرتا لہٰذا آپ کو چاہیے کہ خاکسار کے الہامی کلام کی طرف بھاگنے اور چھلانگیں لگانے کی بجائے اُن دلائل اور براہین پر غور وفکر کریں جو خاکسار نے اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے اثبات کیلئے جماعت احمدیہ قبرستان اور باقی دنیا کے آگے پیش کیے ہیں

۔ اُمید ہے آپ اِس تھوڑے کو ہی اپنے لیے کافی سمجھتے ہوئے خاکسار کے اُس تحریری اور تقریری مواد پر غور وفکر کریں گے جس کی طرف آپ کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کیلئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ والسلام

خاکسار

مردِ حق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ١٦ر نومبر بر ٢٠١٦ء

☆☆☆☆☆☆☆☆